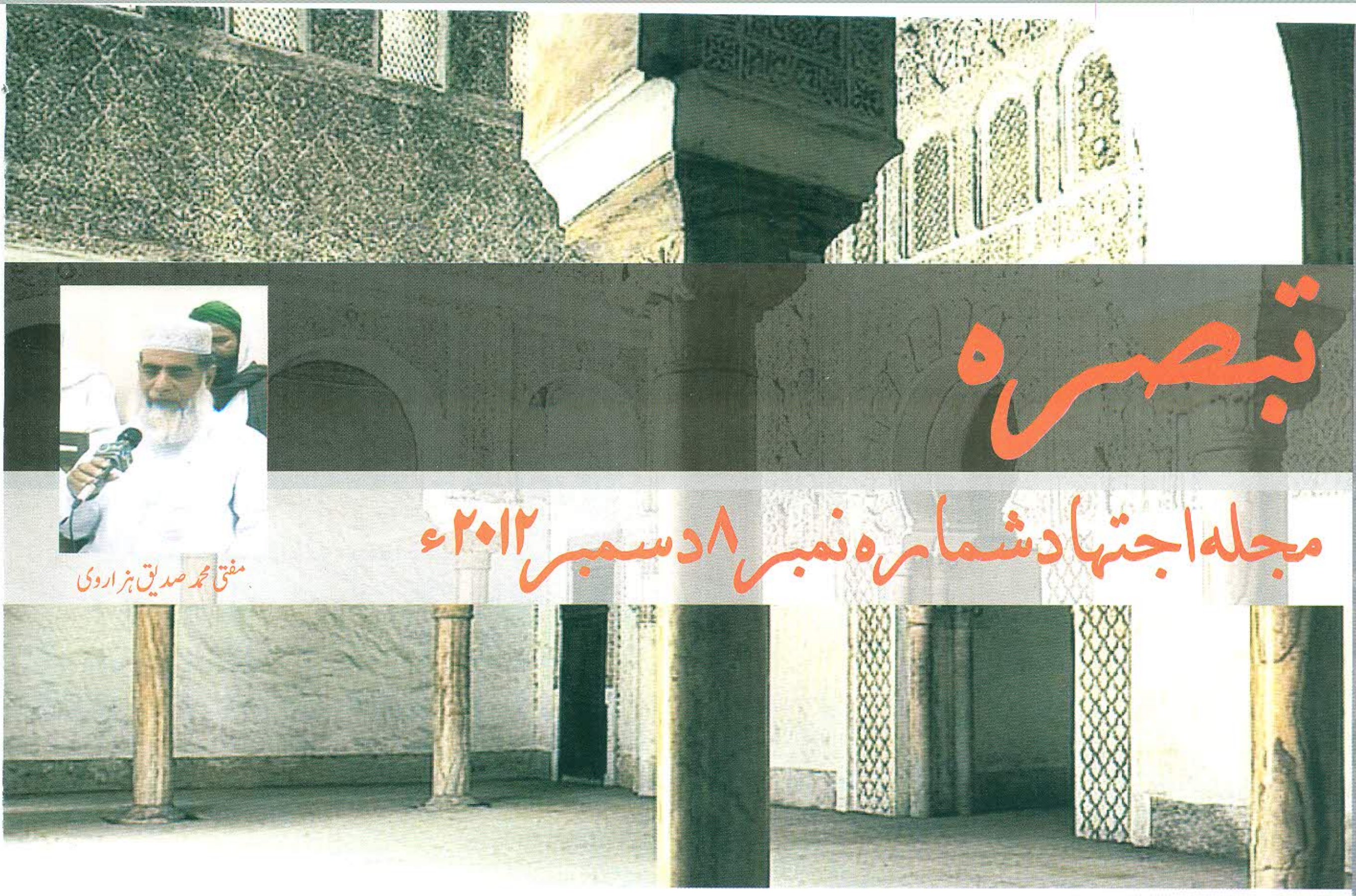

مفتی محمد صدیق ہزاروی

تبصرہ

مجلہ اجتہاد شمارہ نمبر ۸ دسمبر ۲۰۱۲ء

محترم ومکرم جناب چیئرمین، اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان

آپ کی طرف سے اسلامی نظریاتی کونسل کا ترجمان مجلّہ اجتہاد شمارہ ۸ بابت دسمبر ۲۰۱۲ء موصول ہوا۔ شکریہ

اہم عنوانات کے اعتبار سے وقیع اور دینی علمی معلومات کا خزینہ اور مقالہ نگاران جو تحقیقی اور فکری حوالے سے اپنی اپنی جگہ اہم مقام رکھتے ہیں، نے بڑی محنت اور لگن سے اپنی فکر کو سپرد قلم کیا۔ آپ کا مقالہ بعنوان "وحدت فکر انسانی" نہایت جامع اور فکر انگیز مضمون ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد شکیل اوج کا مضمون "خلع اور فسخ نکاح میں عدالت کا کردار" علامہ مفتی محمد ابراہیم قادری کا ایک اہم موضوع "ایک مجلس میں طلاق ثلاثہ قابل تعزیر جرم" ڈاکٹر انعام اللہ کا مضمون "ایام حج میں منیٰ میں قصر یا اتمام (صلوۃ)" اہم معلومات پر مبنی مضامین ہیں، جبکہ مولانا ابو الفتح محمد یوسف کا "حد رجم اور قرآن وسنت سے اس کا ثبوت" غیر متعصب اور حق کے متلاشی مسلمانوں کے لئے بصیرت افروز مضمون ہے۔ پروفیسر ساجد حمید کا "اجتہادی بصیرت اور تعلیم" کے عنوان پر نہایت اچھوتا مضمون ہے۔ اتحاد امت کے حوالے سے ڈاکٹر حسین احمد پراچہ کی مثبت سوچ قابل تعریف ہے۔ محمد مبشر نذیر کا "الحاد جدید کے مسلم اور مغربی معاشرہ پر اثرات" نہایت جامع مضمون ہے۔ "معاشرہ اور ذرائع ابلاغ" کے عنوان سے پروفیسر طالب محسن نے جس کرب کا اظہار کیا ہے وہ یقیناً ہر درد دل کے مالک مسلمان کی آواز ہے۔

"قرآن مجید کے تناظر میں بعثت نبویؐ کا سہ نکاتی اصلاحی پروگرام" کے موضوع پر ڈاکٹر عتیق الرحمٰن کا مضمون مختصر مگر جامع ہے۔ شادی بیاہ کے حوالے سے ملت اسلامیہ بالخصوص پاکستانی مسلمان جن پریشانیوں کا شکار ہیں بلکہ خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنے کی سی کیفیت ہے، اس حوالے سے ریحان احمد یوسفی کا مضمون "یہ نعمت (نکاح) مصیبت کیوں بن گئی" پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

اس وقت اسلام کے نام پر دہشت گردی کی وجہ سے قتل عام کی جو فضا قائم ہے وہ نہایت قابل مذمت ہے۔ حافظ محمد خالد سیف نے اپنے وقیع مضمون "دہشت گردی... فکری مغالطے" میں واضح کیا کہ اسلام امن کا دین ہے۔ انہوں نے قرآن وسنت اور اسلامی تاریخ کے حوالے سے بتایا کہ مسلمان دہشت گرد نہیں اور جنگوں میں مسلمانوں کا کردار امن وسکون کے حوالے سے اہم رہا ہے۔

اختلاف مذاہب اور فکری تنوع کے باوجود مذہبی رواداری معاشرتی امن کے لئے نہایت ضروری ہے اس حوالے سے ڈاکٹر لطف الرحمن فاروقی نے نہایت عمدہ مضمون تحریر کیا۔

ذیشان سرور (مدیر رسالہ اجتہاد) نے عمدہ پیرائے میں "بین المذاہب مکالمہ کے اصول قرآن کی روشنی میں" بیان کیے ہیں اور نہایت مثبت انداز میں دیگر ادیان سے تعلق رکھنے والوں کو اسلامی تعلیمات کے مطالعہ کی دعوت دی ہے۔ اس اجمالی گفتگو کے بعد کچھ مضامین کے حوالے سے مختصر مگر تفصیلی عرض یوں ہے۔

قیامت تک قائم دین اسلام سے امت کی راہنمائی کے لیے اجتہادی کوششوں کے جاری رہنے اور اس سلسلے میں علماء کی خدمات کے حوالے سے تقدیم میں مولانا محمد خان شیرانی کی فکر سے اختلاف کی گنجائش نہیں البتہ اگر وہ دیگر علماء کی کاوشوں کے ساتھ ساتھ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ کے تیس سے زائد ضخیم جلدوں پر مشتمل "فتاویٰ رضویہ" کا ذکر بھی فرماتے تو ان کی بات عمومیت کی وجہ سے زیادہ وزنی ہوتی۔

علامہ ڈاکٹر محمد شکیل اوج نے خلع اور فسخ نکاح میں فرق اور اس سلسلے میں عدالتوں کے کردار پر اچھی گفتگو کی ہے۔ خاوند سے رابطہ کے بغیر عدالت کا نکاح فسخ کردینا یا خاوند کے انکار کے باوجود عدالتوں کو فسخ کا اختیار نہ دینا افراط و تفریط کے زمرہ میں آتا ہے۔ اس لئے اعتدال کی راہ یہی ہے کہ عدالت جلد بازی سے کام نہ لے اور اگر خاوند کسی صورت میں قابو میں نہیں آتا یا طلاق نہیں دیتا تو پھر عورت کو ظلم اور پریشانی سے بچانا ضروری ہے۔ عدالت کو یہ حق نہیں کہ وہ شرعی شہادتوں کے نام پر طرفین کے خفیہ معاملات و تعلقات کو بے حجاب کرے۔

بیک وقت تین طلاقیں دینے کو قابل تعزیر جرم قرار دیا جائے، اس عنوان سے علامہ مفتی محمد ابراہیم قادری نے دلائل سے ثابت کیا کہ اگرچہ بیک وقت دی گئی تین طلاقیں نافذ ہو جاتی ہیں لیکن اس حوالے سے جو پریشانیاں جنم لیتی ہیں ان کے تدارک کے لئے یہی صورت ہے کہ ایسے لوگوں کو سزا دی جائے۔ راقم نے ۲۰۰۹ء میں اسلامی نظریاتی کونسل میں یہ تجویز پیش کی تھی اور اسے ایجنڈے کا حصہ بنایا گیا تھا لیکن بوجوہ اس پر بحث نہ ہو سکی۔

رجم کے حوالے سے منکرین حدیث صریح اور معروف احادیث کو نظر انداز کر کے رجم کا انکار کرتے ہیں، مولانا ابوالفتح محمد یوسف نے قرآن و سنت سے شادی شدہ زانی کے لئے رجم کی سزا کو ثابت کیا ہے یہی نہیں بلکہ انہوں نے اس حوالے سے کئے جانے والے سوالات کے جوابات بھی دیئے ہیں۔

منیٰ مکہ مکرمہ میں شامل ہے یا نہیں، اس کی ضرورت اس لیے پیش آتی ہے کہ ایام منیٰ کو شامل کر کے مقیم اور مسافر کا فیصلہ کیا جائے گا یا صرف مکہ مکرمہ میں قیام کے حوالے سے دیکھا جائے گا۔ اس ضمن میں ڈاکٹر انعام اللہ نے نہایت تحقیقی مضمون لکھا ہے۔ اہل علم کے لئے اس کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔ ان سے اختلاف بھی ہو سکتا ہے اور اتفاق بھی لیکن یہ سب کچھ مطالعہ کے بعد واضح ہوتا ہے۔

تقلید متوازن کے حوالے سے پروفیسر ساجد حمید نے راہ اعتدال اختیار کرتے ہوئے بتایا کہ اپنے اپنے مسلک پر قائم رہتے ہوئے دوسری فقہ کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے۔ وہ فرماتے ہیں: متوازن تقلید سے ہماری مراد وہ تقلید ہے جو حضرت امام محمد اور امام ابو یوسف رحمھما اللہ نے حنفی رہتے ہوئے اختیار کی کہ آدمی اپنے مسلک کے اندر رہتے ہوئے دوسرے مسلک کو دیانت داری سے پڑھے۔

بہرحال علمی ذخیرہ پر مبنی اور نہایت خوبصورت طباعت سے مرقع مجلّہ کی اشاعت پر سرپرست اعلیٰ، مدیر اعلیٰ، مدیر مسئول، مدیر اور کارکنان مبارکباد کے مستحق ہیں۔